Regd S. No 1411

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۲۹۳ کراچی ۳ ــ رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا

خطبہ نمبر

روزنامہ

المصلح

فی پرچہ ۱ آنہ

اتوار

۱۵ جمادی الثانی ۱۳۷۳ھ

ایڈیٹر: عبدالقادر بی۔ اے

جلد ۷ | ۲۱ تبلیغ ۱۳۳۳ ھش ۲۱ فروری سنہ ۱۹۵۴ء | نمبر ۴۲

"پاکستان کے لئے مجوزہ فوجی امداد کے متعلق میرے بیان کو غلط طور پر پیش کیا گیا ہے"

(جنرل نجیب)

مصری سفیر عبدالرحمٰن عزام کی طرف سے غلط فہمیوں کا ازالہ

قاہرہ ۲۰ فروری۔ مصری سفیر عبدالرحمٰن نے کل یہاں اس پریس انٹرویو کی تردید کی۔ جس میں مصر کے صدر جنرل نجیب کی طرف منسوب کیا گیا تھا۔ کہ گویا انہوں نے پاکستان کے لئے امریکہ کی مجوزہ فوجی امداد کو معاندانہ اقدام قرار دیا ہے مصری سفیر نے جو کل رات ہی قاہرہ سے کراچی پہونچے ہیں کہا کہ وہ روانہ ہونے سے قبل جنرل نجیب سے ملے تھے۔ اور انہوں نے دوران ملاقات میں اس بات کو صاف کر دیا تھا کہ ان کے بیان کو غلط طور پر پیش کیا گیا ہے۔ انہوں نے اس خبر کو بھی کہ آئندہ مصر کی پالیسی پاکستان کے مقابلے میں بھارت کے ساتھ زیادہ دوستانہ ہوگی نہ صرف غلط بتایا بلکہ اسے "لغو" بھی قرار دیا۔ انہوں نے کہا دونوں ملکوں کے تعلقات اتنے ہی دوستانہ اور اچھے رہیں گے۔ جیسے کہ پہلے تھے۔ مجوزہ فوجی امداد کے بارہ میں انہوں نے کہا کہ اگر پاکستان امریکہ کو ہوائی اڈے نہ دے تو مصری حکومت کو فوجی امداد پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ انہوں نے مزید کہا جنرل نجیب پاکستان آکر بہت خوش ہوں گے لیکن ابھی ان کے دورے کی تاریخ مقرر نہیں ہوگی۔

کلکتہ میں ہنگامے جاری ہیں

کلکتہ ۲۰ فروری۔ شہر میں ابھی تک ہنگامے جاری ہیں۔ کل پولیس نے سو سے زیادہ افراد کو گرفتار کیا۔ مظاہرین نے سیکرٹریٹ کے دفاتر اور پولیس چوکیوں پر پتھراؤ کیا اور دستی بم پھینکے۔

بھارت اپنے دفاع کو مضبوط بنانے کے لئے امریکہ سے جنگی اہمیت کا سامان حاصل کر رہا ہے

پاکستان کی مجوزہ امریکی امداد کے متعلق بھارت کے رویّہ پر "وائس آف امریکہ" کا اظہار تعجب

واشنگٹن ۲۰ فروری "وائس آف امریکہ" نے بتایا ہے۔ کہ بھارت اپنے دفاع کو مضبوط بنانے کے لئے امریکہ سے جنگی اہمیت کا سامان حاصل کرتا رہا ہے۔ وائس آف امریکہ نے پاکستان کی مجوزہ امریکی امداد پر بھارت کی نکتہ چینی کا ذکر کرتے ہوئے تعجب کا اظہار کیا ہے کہ جو ملک خود امریکہ سے جنگی سامان لیتا رہا ہے۔ وہ پاکستان پر کیوں اعتراض کر رہا ہے ــ وائس آف امریکہ نے بھارت کے حاصل کردہ جنگی سامان کی کسی قدر تفصیل بھی بیان کی ہے۔ اور بتایا ہے کہ بھارت نے ۳۰ ٹینک اور ۲۶ مال بردار ہوائی جہاز لینے کے علاوہ امریکہ سے متعدد بمبار ہوائی جہاز بھی حاصل کئے تھے۔

فوجی امداد کے متعلق امریکہ کے آخری فیصلے کا اعلان مارچ کے اوائل میں ہو جائیگا

انقرہ اور کراچی کے مشترکہ اعلان سے فوجی امداد کے مجوزہ معاہدے کا راستہ صاف ہو گیا

واشنگٹن ۲۰ فروری۔ امن و تحفظ کے امکانات کو تقویت پہنچانے کی خاطر باہمی غور و فکر اور دوستانہ تعاون کے متعلق ترکی اور پاکستان کے درمیان کل انقرہ اور کراچی سے جس معاہدے کا اعلان ہوا ہے۔ اس سے پاکستان اور امریکہ کے مابین مجوزہ فوجی امداد کے معاہدے کا بہت حد تک راستہ صاف ہو گیا ہے۔ توقع ہے کہ پاکستان کو فوجی امداد بہم پہونچانے کے بارے میں امریکہ کے قطعی اور آخری فیصلے کا اعلان مارچ کے پہلے ہفتہ میں ہو جائے گا۔ نیز اس خیال کا بھی اظہار کیا گیا ہے۔ کہ مجوزہ معاہدے میں اس امر کی صراحت کر دی جائے گی کہ یہ امداد کی شکل میں بھی جارحانہ مقاصد کے لئے استعمال نہ ہو سکے گی۔ اس امر کا بھی امکان ہے کہ بعد میں عراق اور مشرق وسطیٰ کے دوسرے ممالک بھی دوسرے معاہدے میں شریک ہو جائیں کہ جو بالآخر معرض وجود میں آئے گا۔

عرب ملکوں کے حکمرانوں کی کانفرنس منعقد کرانے کی تجویز

بیروت ۲۰ فروری۔ لبنان کے وزیر اعظم عبداللہ الیافی نے عرب ملکوں کے باہمی تنازعات کا فیصلہ کرنے کے لئے عرب ملکوں کے حکمرانوں کی کانفرنس طلب کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ کانفرنس میں انہوں نے جن لوگوں کی شمولیت پر زور دیا ہے۔ ان میں شام کے صدر ادیب ششکلی عراق کے وزیر اعظم فاضل جمالی۔ مصر کے نائب وزیر اعظم جمال عبدالناصر اور لبنان کے صدر کامل شمعون کے نام شامل ہیں۔

لیبیا کی نئی کابینہ نے حلف اٹھا لیا

بن غازی ۲۰ فروری۔ لیبیا کے حکمران ادریس السنوسی کی جانب سے نئی کابینہ کی منظوری کے بعد وزیر اعظم محمد ساعد الدیوان نے کل باضابطہ طریق پر اپنے عہدے کا چارج لے لیا۔ انہیں محمود منتصر کی جگہ وزیر اعظم مقرر کیا گیا ہے۔

طیونس میں فرانسیسی طیارہ کی تباہی

پندرہ فوجی ہلاک ہو گئے

طیونس ۱۹ فروری۔ فرانس کے فوجی حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ کل یہاں نزدیک ہی ایک طیارہ جل کر تباہ ہوگیا۔ جس کے نتیجہ میں پندرہ فوجی ہلاک ہو گئے۔

۴½ سو امریکی پاکستان کی سیر کرینگے

کراچی ۱۸ فروری۔ پاکستان میں سیر و سیاحت کی غرض سے ۴۵۰ امریکی باشندے ۲۷ فروری کو لاہور پہنچنے والے ہیں۔ اور تین دن پاکستان کی سیر کریں گے۔ امریکہ کی ایکسپورٹ لائنز آف نیویارک کے افسر تعلقات عامہ مسٹر گراہم نے کراچی میں بتایا کہ امریکی باشندوں میں پاکستان اور دوسرے ایشیائی ممالک کو دیکھنے کا شوق بڑھ گیا ہے۔

پنجاب کے چار اخبارات سے تعلیم بالغان فنڈ کی بقایا رقوم طلب کر لی گئیں

لاہور ۱۹ فروری۔ حکومت پنجاب نے لاہور کے چار اخبارات کے مالکوں کو ہدایت کی ہے کہ انہیں دولتانہ وزارت نے تعلیم بالغان فنڈ سے جو رقوم دی تھیں۔ وہ اس کے بقایے ادا کر دیں۔ محکمہ تعلقات عامہ نے ان اخبارات کے مالکوں کو بتایا ہے۔ کہ اگر یہ رقوم ادا نہ کی گئیں۔ تو ان اخبارات میں جو سرکاری اشتہارات شائع ہوتے ہیں اس سے اس رقم کو بالاقساط وصول کر لیا جائے گا۔ واضح رہے کہ دولتانہ وزارت نے ان چار اخبارات کو تین لاکھ روپیہ دیا تھا۔ اخبارات کو روپیہ دینے کی یہ پالیسی ختم کر دی گئی ہے۔

پنجاب میں اخبارات پر سنسر کا خاتمہ

لاہور ۱۹ فروری۔ آج صبح سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اخبارات پر سنسر کی جو پابندیاں عائد ہیں وہ فوری طور پر ختم کر دی جائیں گی۔

جنوبی اٹلی اور یونان میں شدید سیلاب

روم ۲۰ فروری۔ جنوبی اٹلی اور یونان میں سیلاب کے باعث شدید نقصان ہوا ہے دونوں ملکوں کے ہزاروں دیہاتی خطرے کے پیش نظر اپنے گھر چھوڑ کر محفوظ مقامات کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے۔ شدید بارش اور برف کے پگھلنے سے متعدد دریا کے وسیع علاقے زیر آب ہو گئے۔ دریا کا پانی دیہاتوں میں پھیل گیا۔ فصلیں تباہ ہو گئیں۔ اور مویشی ڈوب گئے۔ کرکینا نامی یونانی گاؤں سے تین اشخاص کے غرق ہونے کی اطلاع موصول ہوئی ہے جنوبی اٹلی میں بھی سیلاب کے باعث راستے مسدود ہو گئے ہیں۔

ہم پاکستان اور ترکی کے فیصلہ کا خیر مقدم کرتے ہیں ــ برطانوی دفتر خارجہ کے ترجمان کا بیان

لنڈن ۱۹ فروری۔ ترکی اور پاکستان نے ایک دوسرے کے ساتھ مل کر دفاعی، سیاسی، اقتصادی اور ثقافتی کارروائی کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے۔ برطانوی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے اس کا خیر مقدم کیا ہے۔ ترجمان نے کہا ہمیں اس بات چیت کے متعلق پوری طرح باخبر رکھا گیا ہے باخبر برطانوی حلقوں کا بیان ہے کہ ترکی اور پاکستان کی بات چیت غالباً میثاق بلقان کی طرح ایک باقاعدہ دفاعی معاہدہ کی صورت اختیار کر لے گی۔

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے علمی پرنٹنگ پریس میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین سے شائع کیا۔

خطبہ نمبر ۲

خطبہ جمعہ

مبارک ہیں وہ لوگ جو یہ محسوس کریں کہ ہم پر ایک نیا زمانہ اور نیا دور آیا ہے

پھر اس نئے دور کے مطابق اپنے فرائض کو محسوس کریں اور اس کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کریں

ہر تعلیم یافتہ مرد اور عورت جماعت کے کسی ایک ناخواندہ مرد اور عورت کو لکھنا پڑھنا سکھائے۔ کوشش کرو کہ جماعت کا کوئی فرد تحریک جدید سے باہر نہ رہ جائے

ہر زمیندار ½ فیصدی فصل زیادہ بوئے اور اس کی آمدنی تحریک جدید میں دے۔ اپنے ہاتھ سے کچھ نہ کچھ زائد کام کرو اور اس کی آمدنی اشاعت اسلام کے لئے دو

۔ جماعت احمدیہ کیلئے نئے سال کا اہم پروگرام ۔

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ یکم جنوری ۱۹۵۴ء بمقام ربوہ

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

آج اس سال کا پہلا دن ہے

اور یہ سال جمعہ کے دن سے شروع ہوتا ہے۔ ہر سال انسان کے اندر نئی امنگیں لاتا۔ اور اس کے اندر نئے جذبے پیدا کرتا ہے۔ لیکن کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو نئے سال کی تبدیلی کو محسوس نہیں کرتے اور کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جو نئے سال کی تبدیلی کو تو محسوس کرتے ہیں لیکن سال میں اپنے ارادہ کو پورا کرنے کے لئے کوئی جدوجہد نہیں کرتے۔ اور کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جو نئے سال کی تبدیلی کو بھی محسوس کرتے ہیں۔ اور اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق بھی پاتے ہیں۔ پس مبارک ہیں وہ لوگ جو یہ محسوس کریں۔ کہ ایک نیا زمانہ اور نیا دور ہم پر آیا ہے۔ اور پھر اس نئے زمانہ اور نئے دور کے متعلق اپنے فرائض کو محسوس کریں۔ اور پھر اپنے فرائض کو محسوس کرنے کے بعد عمل کرنے کی کوشش کریں:

میں نے اس سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر

جماعت کے سامنے کچھ پروگرام

رکھا ہے۔ ہم اگر نئے سال میں اس کو مدنظر رکھتے ہوئے عمل کرنے کی کوشش کریں تو یقیناً جماعت میں غیر معمولی اصلاح اور غیر معمولی تربیت پیدا ہو سکتی ہے۔ جو باتیں میں نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جماعت کے مردوں اور عورتوں کے سامنے رکھی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ تھی۔ کہ ہر تعلیم یافتہ مرد اور ہر تعلیم یافتہ عورت جماعت کے کسی ایک مرد یا عورت کو جو لکھنا پڑھنا نہیں جانتے۔

معمولی لکھنا پڑھنا سکھا دے

ہماری جماعت میں خدا تعالیٰ کے فضل سے تعلیم یافتہ طبقہ زیادہ ہے۔ تمام پاکستان میں مردوں کا ½۱۳ فی صدی حصہ تعلیم یافتہ ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جماعت میں یہ نسبت ۲۰۔ ۲۵ فیصدی ضرور ہے۔ اور اگر جماعت کے ۲۰۔ ۲۵ فیصدی لوگ اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں۔ تو اس کے معنے یہ ہیں کہ اس سال ۲۰۔ ۲۵ فیصدی اور لوگ تعلیم یافتہ ہو سکتے ہیں۔ گویا اگر ہم عزم کرلیں۔ اور پھر اس کے مطابق عمل کریں۔ تو اگلے سال ہماری ۵۰ فیصدی تعداد تعلیم یافتہ ہو جائیگی پھر اگر اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ گو ربوہ میں عورتیں تعلیم کے لحاظ سے مردوں سے بہت زیادہ آگے ہیں۔ لیکن باہر کی جماعتوں میں

عورتوں کی تعلیم

کا یہ معیار نہیں۔ اگر ہم عورتوں کے لحاظ سے وہی معیار لے لیں۔ جو دوسرے مسلمانوں میں مردوں کا ہے۔ تب بھی جماعت کی ½۱۳ فیصدی عورتیں تعلیم یافتہ ہیں۔ اگر جماعت کی ہر لکھی پڑھی عورت کم سے کم ایک اور عورت کو معمولی لکھنا پڑھنا سکھا دے۔ تو اگلے سال تعلیم یافتہ عورتوں کی تعداد ۲۵ فیصدی ہو جائے گی۔ اس طرح اگلے دو سال کی جدوجہد میں ہم سب کو تعلیم یافتہ بنادیں گے۔ اور یہ کام مشکل نہیں۔ ہر شخص اگر غور کرے تو سمجھ سکتا ہے۔ کہ کسی ایک شخص کو معمولی لکھنا پڑھنا سکھانا کوئی مشکل امر نہیں۔ لکھنا سکھانے سے میرا یہ مطلب نہیں کہ اسے کاتب بنا دیا جائے اسی طرح پڑھنا سکھانے سے میرا یہ مطلب نہیں کہ دوسرا شخص عالم بن جائے۔ بلکہ معمولی لکھنا پڑھنا سکھانے سے

میری یہ مراد ہے

کہ وہ حروف جوڑ سکے۔ اور اردو کے الفاظ کو ادا کر سکے۔ اور چونکہ یہ ہماری اپنی زبان ہے۔ اس لئے وہ آگے جلد ترقی کرے گا۔ پس یہ کوئی مشکل امر نہیں۔ محض ارادہ اور قوت عمل کی ضرورت ہے۔ اگر ہم ارادہ کرلیں۔ اور پھر اپنے اندر قوت عمل پیدا کریں۔ تو یہ کام اسی طرح ممکن ہے جس طرح یہ ممکن ہے کہ کوئی شام کی روٹی پکالے یا کل کے کھانے کے لئے تیاری کرے۔ یہ اسی طرح ممکن ہے جس طرح کوئی شخص ہفتہ میں ایک بار۔ دو بار۔ تین بار۔ چار بار۔ پانچ بار۔ چھ بار یا سات بار نہا لے۔ اور جسم کی صفائی کرے۔ اگر کوئی دقت ہے۔ تو محض یہ کہ ہم اس کے لئے ارادہ اور عزم نہیں کرتے ہیں

ایک تحریک

میں نے یہ کی تھی۔ کہ ہر تعلیم یافتہ مرد اور ہر تعلیم یافتہ عورت کم سے کم کسی ایک مرد یا عورت کو معمولی لکھنا پڑھنا سکھا دے۔ اور زیادہ ہو جائے۔ تو یہ اور بھی اچھی بات ہے۔

دوسری بات میں نے یہ پیش کی تھی۔ کہ اس سال تمام جماعت میں

تحریک جدید کو مضبوط کیا جائے

جماعت کا ہر فرد چھوٹا ہو یا بڑا عورت ہو یا مرد تحریک جدید میں حصہ لے۔ اور اس کی بھی جو صورت میں نے پیش کی ہے۔ اس میں کوئی مشکل نہیں۔ اور وہ صورت یہ ہے کہ تحریک جدید میں کم سے کم پانچ روپے دے کر ہر شخص شامل ہو سکتا ہے۔ اور پھر یہ بھی ضروری نہیں کہ ہر حصہ لینے والا پانچ روپے دے۔ بلکہ اگر کوئی ایک روپیہ دے سکے۔ تو پانچ آدمی ملکر ایک آدمی کے وجود کے طور پر پانچ روپیہ لکھا دیں اور اگر فرض کرو۔ وہ ایک ایک روپیہ بھی نہیں دے سکتے۔ آٹھ آٹھ آنہ دے سکتے ہیں۔ تو دس آدمی ملکر ایک وجود کے طور پر پانچ روپے لکھا دیں۔ بہرحال ایک دفعہ یہ کوشش کی جائے کہ

جماعت کا کوئی فرد تحریک جدید سے باہر نہ رہ جائے

اگر ہم اس سال ایسا کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ تو میرا وسیع تجربہ ہے کہ جب بھی کوئی شخص نیکی کی طرف کوئی قدم اٹھاتا ہے تو اسے بعد میں اس کو پھیلانے کا موقعہ ملتا ہے میں جانتا ہوں۔ کہ جو لوگ پانچ پانچ روپے دے کر تحریک جدید میں شروع میں شامل ہوئے تھے۔ انہوں نے اس دور کو چار چار پانچ پانچ سو روپیہ پر ختم کیا ہے۔ میں جب کہتا ہوں۔ کہ جماعت کا ہر فرد ایک ایک روپیہ یا آٹھ آٹھ آنے دے کر تحریک جدید میں شامل ہو جائے۔ تو میں جانتا ہوں کہ وہ ایک جگہ پر کھڑے نہیں ہونگے۔ بلکہ یہ ایک روپیہ یا آٹھ آنے انہیں گھسیٹ کر آگے چلے جائینگے۔ اور وہ اس ایک روپیہ یا آٹھ آنے سے سو دو سو یا پانچ سو اور ہزار دو ہزار تک پہنچ جائیں گے۔

تیسری تحریک

جو میں نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر کی۔ یہ تھی کہ ہر احمدی زمیندار جو فصل عام طور پر کاشت کرتا ہے۔ وہ اس کا ½ فیصدی زیادہ بوئے اور اس کی آمدنی تحریک جدید میں دے۔ مثلاً ایک شخص ۲۰ کنال فصل بوتا ہے۔ تو وہ ۲۱ کنال فصل بوئے۔ اور اس ایک کنال کی آمد محض

خدا تعالیٰ کے لئے وقف

کرے۔ تاکہ اس سے غیر قوموں اور غیر مذاہب میں تبلیغ اسلام ہو۔ یہ بھی کوئی مشکل نہیں ۵ فیصدی زیادہ کام کرنا کوئی مشکل امر نہیں ہوتا۔ اگر کسی نے ایک کام میں ۲۰ منٹ خرچ کرنے تھے۔ اور وہ ۲۱ منٹ خرچ کرلے تو اس کے لئے یہ کونسی مشکل بات ہے۔ یا اگر کسی شخص نے ایک کام پر سو منٹ خرچ کرنے تھے اور وہ اسکیں ۱۰۵ منٹ خرچ کرلے تو

یہ کونسی مشکل بات ہے

یا اگر کسی نے ایک جگہ ۱۰۰ دن ٹھیرنا تھا۔ اور وہ ۱۰۵ دن ٹھیر جائے، تو یہ کونسی مشکل بات ہے اس چیز کا زائد فائدہ یہ ہوگا۔ کہ اس کے اندر پانچ فی صدی زیادہ محنت کرنے کی عادت پیدا ہو جائیگی۔ جو اس کے دوسرے کئی کاموں میں مفید ثابت ہوگی۔ اس تجویز پر عمل کرنے سے بھی سلسلہ کی آمد بڑھ سکتی ہے۔ اور دوستوں کو سلسلہ کے کاموں میں شمولیت کا موقع مل سکتا ہے۔

پھر ایک تحریک میں نے یہ کی تھی۔ کہ ہر آدمی

اپنے ہاتھ سے کچھ نہ کچھ کام کرے

اور اس سے جو آمد ہو۔ وہ اشاعتِ اسلام کے لئے دے۔ چنانچہ دو عورتوں کی طرف سے کچھ چندہ آ بھی چکا ہے۔ ایک عورت نے میری اس تقریر کے بعد کچھ کام کیا۔ اس سے دس آنہ کی آمد ہوئی۔ جو اس نے تحریک جدید میں دی۔ اور دوسری عورت کا میں جلسہ پر اپنی تقریر میں ذکر کر چکا ہوں۔ کہ اس نے میری اس تقریر کے بعد تین کارڈ لکھ کر دیئے۔ اور اس کے بدلہ میں تین پیسے حاصل کئے۔ اور یہ تین پیسے اس نے تحریک جدید میں دے دیئے۔ اگر ہر شخص کوئی نہ کوئی کام شروع کر دے۔ اور اس کی آمد اشاعتِ اسلام کے لئے دے۔ تو

سلسلہ کی آمد میں کافی ترقی

ہو سکتی ہے۔ مثلاً میں نے اچھے اچھے افسروں کے متعلق معلوم کیا ہے۔ انہوں نے میری اس تقریر کے بعد اپنے لئے بعض کام سوچے ہیں۔ مثلاً بعض افسروں نے یہ تجویز کیا ہے۔ کہ وہ کسی دن اسٹیشن پر چلے جائیں گے۔ اور مسافروں کا سامان گاڑی سے باہر نکال کر رکھ دیں گے۔ اور اس طرح کچھ نہ کچھ آمد پیدا کریں گے۔ گویا کسی نے کوئی کام سوچا ہے۔ اور کسی نے کوئی۔ اگر یہ روح جماعت میں پیدا ہو جائے۔ تو چاہے اس کے نتیجہ میں کتنی کم آمد پیدا ہو۔ کم از کم اس کا اس قدر فائدہ تو ضرور ہوگا۔ کہ جماعت کے اندر

قربانی کی روح پیدا ہوگی

دوسرے غریب اور امیر میں جو فرق آجکل پایا جاتا ہے۔ وہ دور ہو جائے گا۔ تیسرے ہر ایک شخص کی ذہنیت اس طرف مائل ہوگی۔ کہ اسے اپنے مقررہ رستہ سے ہٹ کر بھی کوئی کام کرنا چاہیئے۔ میں اپنے لئے بھی سوچ رہا ہوں۔ کہ کوئی ایسا کام نکالوں۔ کہ دوسرے کاموں میں فرق پڑے بغیر میں اس کے نتیجہ میں کچھ آمد پیدا کر کے سلسلہ کو دے سکوں۔ عام طور پر ایک زمیندار ایک صناع یا ایک تاجر کوئی کام کرتا ہے تو وہ اپنے لئے کرتا ہے۔ اور اس میں سے ایک حصہ خدا تعالےٰ کے لئے دے دیتا ہے۔ لیکن یہ کام خالص خدا تعالےٰ کے لئے ہوگا۔ اور اس سے جو آمد ہو گی۔ وہ خالص اشاعتِ اسلام کے لئے ہوگی۔

یہ پروگرام

میں نے جماعت کے لئے تجویز کیا تھا۔ اگر دوست اس طرف توجہ کریں سلسلہ کے اخبار بار بار جماعت کو اس کی طرف توجہ دلاتے رہیں سلسلہ کے مبلغ جس جگہ جائیں، وہ لوگوں کو اس کی ترغیب دلائیں۔ اور لوگوں سے سو فی صدی اس پروگرام پر عمل کرانے کی کوشش کریں۔

جماعت کے سیکرٹری اور پریذیڈنٹ صاحبان

ذمہ داری سے کام لیں۔ اور جماعت کے تمام افراد سے اس پر عمل کرائیں۔ اور پھر ان رقوم کو پوری طرح ادا کر کے چھوڑیں۔ تو ہمارا اگلا سال ہمارے سامنے نئی شکل میں ظاہر ہوگا۔ ہماری تبلیغ بڑھی ہوئی ہوگی۔ ہماری جماعت میں پہلے سے زیادہ اخلاق پیدا ہو چکے ہوں گے۔ جماعت کی تعلیم پہلے سے اچھی ہو چکی ہوگی۔ دین کا جذبہ ترقی کر چکا ہوگا۔ اور جماعت قربانی میں ترقی کرنے کے قابل ہو چکی ہوگی۔

پس میں

اس نئے سال میں

جمعہ کے مبارک دن میں جو اس سال کا پہلا دن ہے۔ جماعت کو ان امور کی طرف توجہ دلاتا ہوں، اور امید کرتا ہوں۔ کہ جماعت کے سارے احباب

پختہ عزم اور ارادہ

کے ساتھ ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خط کا جواب

محمد عالم صاحب نے نوشہرہ سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں مندرجہ ذیل خط لکھا ہے:۔

حضور میں کیا لکھوں۔ میری درد بھری کہانی میری قسمت تقدیر میری بیوی اس روپے کے غم میں مبتلا تھی۔ اور وہ جلسہ سالانہ سے واپس لوٹی۔ گویا کہ وہ ۱۲/۵۳، ۲۹ کو نوشہرہ پہنچی۔ اور ۱/۵۴، ۲۸ کو رحلت کر گئی۔ حضور اس کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اس کو جنت نصیب کرے۔ آمین۔

میری بیوی کا روپیہ نواب صاحب کے پاس تھا۔ اس نے زیور بیچ کر رکھا تھا۔ حضور کے حکم کے مطابق میں نے قضا میں معاملہ پیش کیا۔ قضا نے دو سو روپے ماہوار قسط کا فیصلہ کیا۔ میری بیوی خوش ہو گئی۔ اب ڈیڑھ سال ہو گئے۔ ادائیگی نہیں ہوئی۔ وہ مایوس ہوتی گئی۔ اس نے کہا حضور کی خدمت میں لکھو میں نے حضور کی خدمت میں لکھا۔ اور ناظر اعلیٰ صاحب کو لکھا۔ آخر بے امید ہوتے گئے۔ آخر میں میری بیوی کی ۱/۵۴، ۲۸ کو قلب کی حرکت بند ہو گئی۔ اور اللہ تعالےٰ کو جا ملی۔ اس کی وصیت کے مطابق میں نے اس کو مورخہ ۱/۵۴، ۳۰ کو مقام مرکز ربوہ پہنچا دیا۔ اس کے پہنچانے پر -/۳۵۰ روپے خرچ ہوا۔ جو کہ میں نے ڈاکٹر عبد القیوم صاحب سے ادھار لئے ہیں۔ حضور مہربانی فرما کر میرے روپے کی ادائیگی کا انتظام کریں۔ میرے پاس قرضہ ادا کرنے کی طاقت نہیں۔ حضور مستورات کو زیور سے محبت ہوتی ہے۔ وہ تو اس کو ملا نہیں اللہ تعالیٰ اس کو جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ باقی جو مجھے وصیت کر گئی ہے۔ نواب صاحب روپیہ دیں۔ تاکہ میں عمل کر سکوں۔ اللہ تعالیٰ نواب صاحب کو ہدایت و توفیق دے۔ آمین۔

(دستخط) محمد عالم انجن شیڈ نوشہرہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کا مندرجہ ذیل جواب لکھوایا:۔

"یہی حال ان لوگوں کا ہوتا ہے جو سود کھاتے اور سود کے کاموں میں مدد کرتے ہیں۔"

(پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

خریدارانِ مصباح سے

جن خریداروں کا چندہ ختم ہو جاتا ہے۔ ان کے اسماء گرامی ایک ماہ قبل مصباح میں شائع کر دیئے جاتے ہیں۔ تاکہ جو صاحب چندہ براہِ راست بھجوانا چاہیں۔ بھجوا دیں۔ اور جو رسالہ بند کروانا چاہتے ہیں، وہ بھی قبل از وقت اطلاع دے دیں۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ اس قدر احتیاط کے باوجود بعض خریدار نہ تو پہلے بند کرنے کی اطلاع دیتے ہیں۔ اور نہ ہی وی۔ پی وصول کرتے ہیں۔ اس طرح ادارہ کو مالی * نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے۔ براہ کرم آئندہ تمام خریداران یا چندہ بھجوا دیا کریں۔ یا وی۔ پی وصول کر لیا کریں۔ (مدیرہ مصباح)

نجات کی طرف دوڑو

(از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

(۱) "خدا تعالےٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور مال اس شرط پر مانگ لئے ہیں کہ وہ ان کو جنت دیگا۔" (قرآن کریم) اے مومنو! کیا تم نے اپنے مالوں کا کوئی حصہ بھی تحریک جدید میں دیا ہے کہ تم خدا سے جنت مانگ سکو؟

(۲) دنیا میں آج خدا تعالےٰ کو قریباً ہر گھر اور ہر ملک سے نکال دیا گیا ہے اے احمدی مخلصو! خدا تعالےٰ نے تم کو مقرر کیا ہے کہ خدا کو اس کے گھر میں داخل کرو۔ کیا تحریک جدید کے جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر تم خدا کو اس کے گھر میں داخل نہ کرو گے؟

(۳) سب سے زیادہ مظلوم انسان آج محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ ہر سال لاکھوں کتب آپ کے چاند سے زیادہ روشن چہرہ پر گرد ڈالنے کے لئے شائع کی جاتی ہیں۔ اے محمد رسول اللہ کی محبت کے دعویدارو! کیا تم اس کے جواب میں اپنی جیبوں میں ہاتھ نہ ڈالو گے اور تحریک جدید میں حصہ لے کر اپنی محبت کا ثبوت نہ دو گے؟

مرزا محمود احمد

فریضۂ زکوٰۃ اور اس کی اہمیت

(از خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال سلسلہ احمدیہ ربوہ)

یہ امر احباب جماعت احمدیہ سے مخفی نہیں۔ کہ زکوٰۃ اسلام کے پانچ ارکان میں سے تیسرا رکن ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے۔ اول لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دوم نماز۔ سوم زکوٰۃ۔ چہارم رمضان کے روزے۔ اور پانچویں بیت اللہ کا حج۔ پس جس شخص پر زکوٰۃ فرض ہو چکی ہو۔ وہ اگر اسے ادا نہیں کرتا۔ تو اس کا ایمان کا دعویٰ جھوٹا ہے۔ اور جو شخص ان پانچ ارکان میں سے کسی ایک رکن کو چھوڑتا ہے۔ وہ مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں۔ اور جس طرح تارک صلوٰۃ اللہ تعالےٰ کے حضور قابل مواخذہ ہے۔ اسی طرح تارک زکوٰۃ کے لئے بھی قرآن مجید اور احادیث صحیحہ میں سخت وعید آئی ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم۔ یوم یحمیٰ علیھا فی نار جھنم فتکویٰ بھا جباھھم وجنوبھم وظھورھم ھذا ماکنزتم لانفسکم فذوقوا ماکنتم تکنزون۔ (پ۱۰ ع ۱۱)

ترجمہ:۔ جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے رہتے ہیں۔ اور اسے خدا تعالیٰ کی راہ میں اس کے احکام کے مطابق خرچ نہیں کرتے۔ ایسے لوگوں کو دردناک عذاب کی بشارت دو جس دن کہ اس (سونے اور چاندی کے جمع کرنے کے باعث) جہنم کی آگ کو بھڑکایا جائے گا۔ پھر اس سے ان کی پیشانیاں اور ان کے پہلو داغے جائیں گے۔ (پھر کہا جائیگا) کہ یہ وہ مال ہے۔ جو تم نے اپنی جانوں کے فائدہ کے واسطے اکٹھا کیا تھا۔ پس اپنے جمع شدہ مالوں کا مزا چکھو۔

حدیث نبویؐ میں یوں مذکور ہے۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتاہ اللہ مالاً فلم یؤد زکوٰتہ مثل لہٗ یوم القیامۃ شجاعًا اقرع لہٗ زبیبتان یطوقہ یوم القیامۃ ثم یاخذ بلھزمیتہ یعنی شدقیہ ثم یقول لہٗ انا مالک انا کنزک ثم قال فلا یحسبن الذین یبخلون الآیۃ (مسلم)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جس شخص کو خدا تعالےٰ نے مال دیا۔ اور اس نے اسکی زکوٰۃ ادا نہ کی۔ تو قیامت کے دن اس کا مال ایک گنجے بڑے پھلیوں والے سانپ کی صورت میں کھڑا کیا جائے گا۔ اور اس کے گلے میں بطور طوق ڈال دیا جائیگا۔ اور وہ سانپ اسے پکڑے گا۔ کہ میں تیرا وہ مال اور خزانہ ہوں جس کی تو نے زکوٰۃ ادا نہ کی تھی۔

پھر ایک دوسری حدیث میں ہے۔ عن عائشہ رضؓ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالطت الزکوٰۃ مالاً قط الا اھلکتہ (مشکوٰۃ) یعنی جس مال پر زکوٰۃ واجب ہو۔ مگر ادا نہ کی جائے۔ بلکہ زکوٰۃ کا حصہ اس میں شامل رہنے دیا جائے۔ تو وہ دوسرے مال کو بھی تباہ و برباد کر دیگا۔

قرآن مجید اور احادیث میں مندرجہ ارشادات کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک تاکیدی ارشاد بھی ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ حضورؑ کشتی نوح میں فرماتے ہیں:۔

”اے وے تمام لوگو جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو۔ آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے۔ جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو۔ کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔ اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ دینے کے لائق ہے۔ وہ زکوٰۃ دے۔ اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے۔ اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔“

اوپر کے حوالہ جات سے جہاں زکوٰۃ کی فرضیت واضح ہو جاتی ہے۔ وہاں یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ جس شخص پر زکوٰۃ واجب ہے۔ اگر وہ اسکی ادائیگی نہ کرے۔ تو اس کے لئے آخرت میں سخت سزا کا وعدہ دیا گیا ہے۔ سو چاہیئے۔ کہ ہم اس دن کو یاد رکھیں۔ جس کے متعلق ارشاد ہے۔ کہ فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرًا یرہٗ و من یعمل مثقال ذرۃ شرًا یرہٗ۔ یعنی اس دن تمام اچھے اور برے اعمال سامنے لائے جائیں گے۔ اور زکوٰۃ کی ادائیگی کرنے والوں کے متعلق قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔ قد افلح المومنون الذین ھم فی صلوٰتھم خاشعون۔ والذین ھم عن اللغو معرضون۔ والذین ھم للزکوٰۃ فاعلون (پ ۱۸ ع ۱) یعنی زکوٰۃ ادا کرنے والوں کو کامیابی کی مبارکباد دی گئی ہے۔ پھر دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے۔ کہ الذین یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ وھم بالآخرۃ ھم یوقنون اولٰئک علیٰ ھدًی من ربھم واولٰئک ھم المفلحون (پ ۲۱ ع ۱) یعنی وہ لوگ جو نمازیں اور زکوٰۃ ادا کرتے اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ یہی اللہ تعالیٰ کی حقیقی ہدایت پر اور کامیاب ہونے والے ہیں۔

زکوٰۃ کی ادائیگی کی اہمیت بیان کرنے کے بعد میں جماعت ہائے احمدیہ عہدیداران اور ان احباب اور بہنوں کی خدمت میں جن پر زکوٰۃ لازم ہے، درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ غور فرمائیں۔ کہ کیا انہوں نے وہ فرض جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے ان پر عائد ہوتا ہے۔ پورا کر دیا ہے۔ کیا ان کی جماعت میں کوئی ایسا فرد تو نہیں۔ جس کے ذمہ زکوٰۃ واجب ہوتی ہو۔ اور انہوں نے اس کی ادائیگی نہ کی ہو ممکن ہے۔ بعض ایسے افراد بھی ہوں۔ جو مسائل کی ناواقفیت کی وجہ سے کوتاہی کر رہے ہوں۔ اس لئے زکوٰۃ کے مسائل موٹے طور پر یہاں درج کئے جا رہے ہیں۔ یعنی یہ کہ کن مالوں پر اور کب زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ اور اس کی کیا شرح ہے۔

یاد رہے۔ کہ ہر قسم کے سکوں (چاہے وہ کسی دھات کے بنے ہوتے ہوں۔ یا کرنسی نوٹوں کی شکل میں ہوں) اونٹ۔ گائے۔ بھینس۔ بھیڑ۔ دنبہ۔ تمام غلے۔ کھجور۔ انگور اور مال تجارت پر زکوٰۃ واجب ہے۔ بشرطیکہ یہ اموال ایک معین حد تک پہنچیں۔ جو مال اس مقدار سے کم ہو۔ اس پر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ جو اس مقدار کے برابر یا زیادہ ہو۔ اس پر زکوٰۃ لازم ہوگی۔ ایسی مقدار کو نصاب کہتے ہیں۔

غلوں۔ کھجوروں۔ اور انگوروں پر تو اس وقت زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے۔ جب وہ برآمد ہوں۔ لیکن باقی سالوں پر اس وقت واجب ہوتی ہے کہ جب وہ مالک نصاب کے پاس ایک سال رہے ہوں۔ نیز غلوں۔ کھجوروں اور انگوروں پر صرف ایک بار زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور پھر خواہ کتنے سال تک وہ پڑے رہیں۔ ان پر واجب نہیں ہوتی۔ اس کے مقابل باقی مال جب تک بقدر نصاب باقی ہوں۔ ہر سال ان پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔

غلوں کے نصاب ۲۲ من ۲۵ سیر پختہ ہے۔ اور ان کی شرح زکوٰۃ یہ ہے۔ کہ جس کھیت کی پرورش بارش سے ہوتی ہو۔ یا ایسے طور پر کسی دریا یا نالے وغیرہ کے پانی سے ہوتی ہو۔ کہ نہ تو وہ پانی قیمتاً لیا گیا ہو۔ اور نہ نیچے سے کھینچ کر اوپر لایا گیا ہو۔ اس سے جو غلہ برآمد ہوگا۔ اس کا دسواں حصہ واجب الادا ہوگا۔ اور جس کھیت کو پانی مذکورہ بالا طور پر نہ دیا گیا ہو۔ بلکہ قیمت دیکر یا نیچے سے کھینچ کر دیا گیا ہو۔ اس کے غلہ کا بیسواں حصہ واجب الادا ہوگا۔ جس زمین کا گورنمنٹ لگان لیتی ہو۔ اس کی پیداوار پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ اور اگر کاشتکار کے پاس زمین چارہ کے طور پر ہو۔ تو اسکی پیداوار کی تمام زکوٰۃ کاشتکار ادا کرے گا۔ اور اگر اس نے زمین بٹائی پر لی ہوئی ہو۔ تو اس کی تمام پیداوار پر مشترکہ طور پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ اور زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد باقی غلہ کاشتکار اور مالک زمین باہم تقسیم کریں گے۔

چاندی کا نصاب ۵۲ تولے ماشہ ہے۔ اور چاندی کی زکوٰۃ کی شرح چالیسواں حصہ ہے۔ سونے کا نصاب ۷ تولہ اور چھ ماشہ ہے۔ اور اسکی شرح بھی چالیسواں حصہ ہے۔ سونے اور چاندی کے جو زیور عام طور پر عورتوں کے استعمال میں رہتے ہوں۔ اور غرباء کو بھی عاریتاً دیئے جاتے ہوں۔ ان پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ لیکن جو زیور عام طور پر استعمال میں نہ رہتے ہوں۔ ان پر زکوٰۃ واجب ہے۔

سکوں کا نصاب چاندی کے مطابق ہوگا۔ پس جس شخص کے پاس اس قدر روپے یا نوٹ یا دیگر سکے ہوں۔ جن کی قیمت ۵۲ تولہ ۶ ماشہ چاندی کے برابر ہے۔ اسے صاحب نصاب سمجھا جائے گا۔

یہ موٹے موٹے مسائل اوپر درج کر دیئے ہیں۔ ان کے علاوہ اگر کوئی امر دریافت طلب ہو۔ تو احباب نظارت ہذا کو لکھ کر دریافت کر سکتے ہیں۔ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ سے میں توقع رکھتا ہوں۔ کہ وہ میرا یہ نوٹ آئندہ جمعہ کے خطبہ میں تمام جماعت کو سنا دیں گے۔ تا کہ کوئی دوست لاعلمی کی وجہ سے احکام شریعت کی خلاف ورزی کرنے والے نہ بنیں۔

معمولی اور غیر معمولی ضرورت کے لئے روپیہ محفوظ کرنیکا طریق

صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے احباب جماعت کے روپیہ کے لئے جب وہ اپنی آئندہ ضروریات کے لئے پس انداز کرنا چاہیں۔ مندرجہ ذیل ذرائع اختیار رکھے ہیں۔

(۱) دفتر محاسب میں ایک صیغہ امانت قائم ہے۔ اس صیغہ میں جب کوئی چاہے۔ اپنا روپیہ رکھوا سکتا ہے۔ اور جب چاہے نکلوا سکتا ہے۔ اگر روپیہ نکلوانے والا ربوہ سے باہر ہو۔ تو اس کے طلب کرنے پر صیغہ اپنے خرچ پر بذریعہ بیمہ یا منی آرڈر امانت دار کو اس کا روپیہ بھجوا دیگا۔

(۲) مذکورہ صیغہ میں ایک مد ”غیر تابع مرضی“ قائم ہے۔ اس مد میں روپیہ رکھوانے والے فرد کو روپیہ برآمد کرنے والے کے لئے ایک ماہ کا نوٹس دینا ضروری ہے۔ اس کا یہ فائدہ ہے۔ کہ وہ اپنی معمولی ضرورت پر آسانی سے اور یکدم روپیہ نہ نکلوا سکیں۔ بلکہ خاص ضرورت پر ہی خرچ کرنے کے لئے برآمد کرائیں۔ نیز اس طرح رکھوائے ہوئے روپیہ پر کوئی زکوٰۃ بھی نہیں لگتی۔ کیونکہ ضرورت کے وقت صدر انجمن بھی اس روپیہ کو استعمال کر سکتی ہے۔ اس رقم کے امانت دار کو بھجوانے کا خرچ بھی صدر انجمن ادا کرتی ہے۔

ہر دو رقم کی امانتوں میں روپیہ جمع کروانے سے علاوہ ہر طرح کی حفاظت کے احباب کے لئے یہ ایک ثواب حاصل کرنے کا بھی ذریعہ ہے۔ کیونکہ اس سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کو بالواسطہ فائدہ پہنچتا ہے۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

نتیجہ امتحان کتاب فتح اسلام زیر اہتمام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ماتحت کتاب فتح اسلام کا امتحان ۲۸ نومبر ۱۹۵۳ء کو ہوا۔ جس میں ۵۲ ممبرات شامل ہوئیں۔ جن میں سے ۲ ممبرات بیرونی لجنات سے شامل ہوئیں۔ نتیجہ خدا کے فضل سے اچھا رہا۔ ان میں سے صرف چار ممبرات ناکام ہوئیں۔ باقی اچھے نمبروں پر کامیاب ہوئیں۔ بیرونی لجنات سے رشیدہ بیگم صاحبہ بنت بابو اکبر علی صاحب مرحوم ۴۸/۵۰ نمبر حاصل کر کے فسٹ رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام بہنوں کے علم و شوق کو بڑھائے اور آئندہ امتحان میں زیادہ سے زیادہ بہنیں اپنا نام پیش فرمائیں۔ —— نائب سیکرٹری تعلیم

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

نمبر شمار	نام ممبرات	حلقہ جات	حاصل کردہ نمبر
(۱)	بشریٰ حمیدہ	نصرت گرلز ہائی سکول	۳۱/۵۰
(۲)	امۃ الحمید صاحبہ	احاطہ مستورات	۲۲
(۳)	بشریٰ شاہدہ	نصرت گرلز سکول نہم	۳۳
(۴)	صالحہ صاحبہ	" " ہفتم	۲۵
(۵)	رقیہ صاحبہ	" " نہم	۳۷
(۶)	سعیدہ صاحبہ	دارالرحمت ربوہ (ص)	۲۵
(۷)	بلقیس بیگم	نصرت گرلز ہائی سکول نہم	۳۵
(۸)	امۃ الوہاب صاحبہ	حلقہ نمبر ۳	۳۳
(۹)	مریم صفیہ	کوارٹرز انجمن	۱۲
(۱۰)	امۃ الحفیظ	محلہ (ص)	۲۷
(۱۱)	رشیدہ سلمٰی	حلقہ نمبر ۴	۳۷
(۱۲)	ناظمہ بیگم اہلیہ بابو زاہد		۱۳
(۱۳)	جہاں آراء بیگم		۳۴
(۱۴)	رشیدہ بشریٰ	جماعت نہم نصرت گرلز ہائی سکول	۲۷
(۱۵)	صفیہ	" نہم "	۱۱
(۱۶)	صفیہ نعیم النساء	" " "	۱۸
(۱۷)	رضیہ سلطانہ	" ہفتم " "	۳۵
(۱۸)	شمیم طاہرہ	نہم نصرت گرلز ہائی سکول	۳۹
(۱۹)	طاہرہ امۃ السمیع		۳۰
(۲۰)	ممتاز بیگم		۱۴
(۲۱)	حمیدہ بیگم	حلقہ نمبر ۴	۳۳
(۲۲)	امۃ الرشید	دارالخواتین	۴۲
(۲۳)	حبیب الرشید	نہم نصرت گرلز سکول	۲۳
(۲۴)	نجمہ طاہرہ	نہم " " "	۱۸
(۲۵)	مبارکہ مسعودہ	حلقہ نمبر ۱	۴۳

بیرونی لجنات　کوئٹہ

نمبر شمار	نام ممبرات	حلقہ جات	حاصل کردہ نمبر
(۲۶)	سلیمہ بنت محمد اسحٰق صاحب عابد	کوئٹہ	۳۲
(۲۷)	سعیدہ بیگم اہلیہ اسد اللہ خان صاحب	"	۴۳
(۲۸)	آسیہ ثریا بنت محمد اسحٰق صاحب		۲۵
(۲۹)	نسیمہ شاہد بنت ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب		۳۳
(۳۰)	نصرت جہاں بیگم بنت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔اے	کوئٹہ	۴۳/۵۰
(۳۱)	امۃ الحفیظ خانم بنت ضیاء الحق صاحب		۴۲
(۳۲)	عزیزہ راشدہ		۴۱

قادیان

نمبر شمار	نام ممبرات	حلقہ جات	حاصل کردہ نمبر
(۳۳)	مکرمہ امۃ الکریم صاحبہ اہلیہ مولوی برکات احمد صاحب	قادیان	۴۳
(۳۴)	امۃ المجیب بنت صوفی برکت علی صاحب	"	۲۵
(۳۵)	نجیبہ بیگم " شیخ عبد الحکیم صاحب	اوکاڑہ	۲۰
(۳۶)	زبیدہ خانم بنت محمد سعید صاحب سیکرٹری مال	[illegible]	۲۴
(۳۷)	مقصودہ جبین	چک ۱۲۱ لائل پور	۲۴
(۳۸)	رضیہ بیگم	" "	۲۴
(۳۹)	بلقیس بیگم	" "	۳۴
(۴۰)	مکرمہ زہرہ جبین	حیدرآباد سندھ	۳۷
(۴۱)	حبابہ کہ نسرین اہلیہ پروفیسر محبوب الٰہی صاحب	بھیرہ	۴۲
(۴۲)	رفیقہ بیگم بنت شیخ مختار دین صاحب	گوجرانوالہ	۴۵
(۴۳)	امۃ المتین صاحبہ	"	۳۷
(۴۴)	رشیدہ بیگم بنت بابو اکبر علی صاحب مرحوم	"	۴۸ فسٹ
(۴۵)	ناصرہ سلطانہ صاحبہ	محمود آباد اسٹیٹ	۴۷ سیکنڈ
(۴۶)	صادقہ ثریا بیگم صاحبہ	" "	۲۴
(۴۷)	امۃ العزیز بیگم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ	" "	۲۹
(۴۸)	عائشہ بیگم	" "	۱۹
(۴۹)	منیرہ بیگم	راولپنڈی	۲۳
(۵۰)	سکینۃ النور	"	۲۲
(۵۱)	رشیدہ خاتون	"	۳۵
(۵۲)	ثریا شاہین	"	۲۱

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیلئے ضروری اعلان

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جنہوں نے ۱۹۰۰ء یا اس سے قبل عالم شعور میں بیعت کی تھی وہ بطور حق نمائندہ مجلس مشاورت ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا ان صحابہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے نام دفتر ہذا میں بہ تفصیل ذیل بھجوا دیں تاکہ لسٹ مکمل ہو کر چیک کی جا سکے۔ اور دفتر ریکارڈ کرے۔ اور وقت پر احباب کو اطلاع دی جا سکے۔

نام　مکمل پتہ　کب بیعت کی　اس وقت عمر کیا تھی۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

مجالس خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

گزشتہ سال کے وسط میں مجالس کی طرف سے رپورٹوں کے بھجوانے میں کچھ باقاعدگی دکھائی گئی تھی۔ مگر سالانہ اجتماع کے بعد سے رفتار پھر سست پڑ گئی ہے۔

مجالس یاد رکھیں۔ کہ انہیں ہر کام میں استقلال کو مد نظر رکھنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں اس امر کا انتظار نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ مرکز سے کب یاد دہانی آتی ہے۔ بلکہ خود بخود بر وقت رپورٹ بھجوانی چاہیئے۔ رپورٹ سے ہی مرکز اندازہ لگا سکتا ہے۔ کہ مجالس کس حد تک بیدار ہیں۔ اور کس حد تک اپنے پروگرام پر عمل کر رہی ہیں۔

پس ان سطور کے ذریعہ جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی ماہانہ رپورٹیں ہر ماہ کی دس تاریخ سے قبل مرکز میں بھجوا دیا کریں۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

زکوٰۃ کا امام وقت کے پاس آنا ضروری ہے

اسلام نے زکوٰۃ کا فریضہ انفرادی نہیں۔ بلکہ جماعتی فریضہ قرار دیا ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں۔ کہ کوئی مسلمان از خود زکوٰۃ اپنی منشاء کے مطابق تصرف میں نہیں لا سکتا۔ بلکہ اسلامی بیت المال میں پہنچانا اس کا فرض ہے۔ اور امام وقت کی ہدایات کے مطابق زکوٰۃ تقسیم کیا جانا ضروری ہے۔

سب جگہوں اور مقامات کی زکوٰۃ مرکز اسلام میں جمع ہونی چاہیئے۔ اور وہاں سے مستحقین میں تقسیم ہونی چاہیئے۔ اس طریق اور نظام کا بہت بڑا فائدہ یہ ہے۔ کہ زکوٰۃ ادا کرنے والے ریاکاری سے محفوظ رہتے ہیں۔ اور زکوٰۃ لینے والے قوم کے افراد کے سامنے کسی رنگ میں شرمندہ نہیں ہوتے۔ کیونکہ کوئی خاص فرد ان کو اپنے ذاتی مال میں سے یہ رقم نہیں دے رہا۔ بلکہ خدا تعالیٰ کا قائم کردہ نظام یہ اموال ان میں تقسیم کرتا ہے۔ اور نظام کو ایک جماعتی حیثیت حاصل ہے۔ کسی فرد کا شخصی دخل اس میں نہیں۔

پس اسلام کا مقرر کردہ طریق زکوٰۃ دینے والے کے لئے قرب الٰہی کے حصول کی راہ پیدا کرتا ہے اور زکوٰۃ لینے والے کو احساس شرمندگی اور اپنی لاچاری پر افسوس سے محفوظ کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی نقطہ نگاہ سے بغیر نظام کے زکوٰۃ ادا کرنے والے کی زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی۔ جماعت احمدیہ کے لئے مقام مسرت ہے۔ کہ ان کا نظام .... قائم ہے۔ اور اسلام کے قرون اولیٰ کی طرح ان کے ہاں بیت المال اور سلسلہ خلافت موجود ہے۔ پس ہر وہ شخص جس کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے صاحب نصاب بنایا ہے۔ کا فرض ہے۔ کہ وہ زر زکوٰۃ مرکز بھجوا کر سرخروئی حاصل کرے۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں اساتذہ کی ضرورت

سکول ہذا میں تین جے وی اور دو ایس وی اور ایک ڈرائینگ کے اساتذہ کی ضرورت ہے۔ جے وی کو ۵۰ — ۳ — ۸۰ — ۴ — ۱۰۰ کے گریڈ کی ابتدائی تنخواہ دی جائے گی۔ اس کے علاوہ دس روپے ماہوار گرانی الاؤنس ملے گا۔ ایس وی کا گریڈ ۶۰ — ۴ — ۱۰۰ ہے۔ اس کے علاوہ گرانی الاؤنس دس روپے ماہوار ملے گا۔ ڈرائنگ ماسٹر کا گریڈ بھی ۶۰ — ۴ — ۱۰۰ علاوہ دس روپے ماہوار گرانی الاؤنس کے ہے۔

مرکز میں رہنے کے خواہشمند احباب اپنے مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کے ساتھ اپنی درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹس بھجوا دیں۔ ڈرائنگ ماسٹر کی قابلیت اور تجربہ کی بناء پر ابتدائی گریڈ سے زیادہ تنخواہ دیئے جانے کے متعلق غور کیا جا سکیگا۔

نوٹ:- ان ٹرینڈ اور ریٹائرڈ اساتذہ صاحبان درخواست بھجوانے کی تکلیف نہ فرمائیں۔ کیونکہ محکمہ انہیں لگائے جانے کی اجازت نہیں دیتا۔ (ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

تقریر جلسہ اعظم مذاہب لاہور

اسلامی اصول کی فلاسفی (مکمل) کی ضرورت

جلسہ اعظم مذاہب لاہور جو ۱۸۹۶ء میں منعقد ہوا تھا۔ اس جلسہ کی تمام تقاریر کتابی شکل میں شائع ہوئی تھیں۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بھی تقریر تھی۔ جو اب الگ "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے نام سے شائع شدہ ہے۔ اگر کسی دوست کے پاس جلسہ اعظم مذاہب لاہور کی مکمل کتاب موجود ہو۔ جس میں یہ تمام تقریریں درج ہوں۔ تو وہ از راہ کرم مطلع فرمائیں۔ اور اگر وہ فروخت کرنا چاہیں تو اس کی قیمت بھی تحریر کریں۔ (انچارج تالیف و تصنیف ربوہ)

وصایا: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کیجاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۳۷۷۱: منکہ غلام محمد ولد نال دین صاحب قوم نور پیشہ دکانداری عمر ۴۲ سال بیعت ۱۹۴۸ء ساکن چک ۶۵ ڈاکخانہ مسبھیہ ضلع رحیم یار خان ریاست بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۵-۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں پرائیویٹ طور پر خان نصیر احمد خان صاحب احمدی چک ۶۵ کی دوکان پر نوکر ہوں۔ اور میری تنخواہ ۱۲ روپے کے قریب ہے۔ میں اس آمد کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: غلام محمد چک ۶۵ موصی بقلم خود۔ گواہ شد: رحمت علی پریذیڈنٹ چک ۶۵۔ گواہ شد: شریف احمد چک ۶۵۔

وصیت نمبر ۱۳۴۹۷: منکہ نذیر بیگم زوجہ نذیر احمد صاحب عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن موسیوالہ ڈاکخانہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵-۱۲-۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حق مہر ۳۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ: نذیر بیگم موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: نذیر احمد خاوند موصیہ پریذیڈنٹ موسیوالہ۔ گواہ شد: علی محمد گکھا نوالی

وصیت نمبر ۱۳۴۹۶: منکہ رحمت بی بی زوجہ لال دین صاحب قوم مغل عمر ۶۵ سال پیدائشی احمدی ساکن موسیوالہ ڈاکخانہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴-۱۲-۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اڑھائی صد روپیہ حق مہر ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ: رحمت بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: لال دین خاوند موصیہ۔ گواہ شد: علی محمد موصی صحابی گکھا نوالی

وصیت نمبر ۱۳۷۶۷: منکہ عبدالرحمن صاحب ولد محمد مقیم صاحب قوم ڈاہری پیشہ زمینداری بیعت ۱۹۳۲ء عمر ۳۲ سال ساکن بلند ھی ڈاکخانہ خاص ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹-۱۲-۵۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد ۷۵ ایکڑ زمین بشراکت والدہ صاحبہ و دو ہمشیرگان اور ایک بھائی کے ہے۔ اور ۵ پچاس ایکڑ اراضی زوجہ بشراکت برادرم عبدالستار صاحب ہے جو واقع موضع باندھی میں ہے۔ کل اراضی ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپے کی ہے۔ میں اپنے حصہ کی اراضی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اس کے علاوہ اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ العبد: عبدالرحمن موصی بقلم خود۔ گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا سندھ۔ گواہ شد: محمد عبداللہ نواب شاہ سندھ

وصیت نمبر ۱۳۷۶۶: منکہ محمد بشیر ولد ملک نبی محمد صاحب قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن گھوگھیاٹ ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۱۲-۵۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی جائداد نہیں۔ میری ماہوار آمد ۹۰ روپیہ معہ الاؤنس گرانی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میں تا حیات اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: محمد بشیر موصی بقلم خود۔ گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد: محمد خلیل الرحمن گھوگھیاٹ

وصیت نمبر ۱۳۷۶۵: منکہ امۃ القدوس زوجہ عبدالحق صاحب قوم راجپوت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن سبی بلوچستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴-۱۲-۵۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد ۳۰۰ تین صد روپے کی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ ۵ روپیہ ماہوار آمد ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ بھی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ: امۃ القدوس موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: عبدالحق خاوند موصیہ سٹیشن ماسٹری انسپکٹر ریلوے سٹیشن سبی۔ گواہ شد: عبدالغفور نذر اللہ متعلم تعلیم الاسلام کالج لاہور

وصیت نمبر ۱۳۷۶۴: منکہ حیات محمد ولد سلطان میر صاحب قوم میر پیشہ تجارت عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۲۲ء ساکن کوٹ نجیب اللہ ڈاکخانہ ایبٹ آباد ضلع ہزارہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶-۱۲-۵۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد ۲۰۰۰ ہزار روپیہ نقد ہے۔ اس کے علاوہ میری کچھ زمین گورنمنٹ کے قبضہ میں ہے۔ جس کی سالانہ آمد ۱۵ روپیہ ہے۔ میں چار ہزار روپیہ اپنی آمد اور جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: حیات محمد موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: حکیم نظام جان گھنڈہ گھر گوجرانوالہ۔ گواہ شد: سلیم اللہ مولوی فاضل مدرس اوکاڑہ منٹگمری

وصیت نمبر ۱۳۷۶۳: منکہ بیگم جان زوجہ حیات محمد صاحب قوم میر عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۴۲ء ساکن دو بہیر ڈاکخانہ ایبٹ آباد ضلع ہزارہ صوبہ سرحد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۱-۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد کانٹے طلائی ایک تولہ وزنی بردہ قیمتی ۲۰۰ روپے اور نقد ۴۰۰ روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ میری وفات پر جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ: بیگم جان موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: حیات محمد خاوند موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: سلیم اللہ مولوی فاضل مدرس اوکاڑہ۔ گواہ شد: حکیم نظام جان گوجرانوالہ

وصیت نمبر ۱۳۷۶۰: منکہ اللہ بخش ولد جیون خان صاحب قوم جوفلی بلوچ پیشہ زراعت عمر ۴۵ سال بیعت ۱۹۴۲ء ساکن کچھر ڈاکخانہ ساگھڑ صوبہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸-۱۲-۵۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اراضی زرعی بکرہ جو کہ سرکار کی طرف سے برائے کاشت ملی ہوئی ہے۔ مگر حقیقی ملکیت نہیں۔ جس سے ۳۰۰ روپیہ سالانہ بیٹہ ملتا ہے۔ ۱۵ ازیں میں نے ایک ٹوکہ مشین اور انجن خرید کیا ہے۔ جس کی قیمت ۲۰۰ دو صد روپیہ ہے نیز ۸۰۰ آٹھ صد انجن مکان کے چلانے پر لگایا ہے۔ کل جائداد دو ہزار روپیہ ہے۔ میں اپنی جائداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے پر میری جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: اللہ بخش موصی بقلم خود۔ گواہ شد: حسن خان عرضی نویس ڈیرہ غازیخان۔ گواہ شد: غلام احمد دفعدار کمشنر کوٹ قیصرانی۔

وصیت نمبر ۱۳۷۵۹: منکہ تاج الدین ولد میراں بخش صاحب قوم گوجر پیشہ زمینداری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۴۱ء ساکن ساہو والہ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۱۲-۵۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ مجھے عارضی طور پر تین گھماؤں زمین الاٹ ہے۔ میں اس کی آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: تاج الدین موصی بقلم خود۔ گواہ شد: محمد صدیق ساہو والہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: علی محمد موصی صحابی گکھا نوالی

وصیت نمبر ۱۳۷۵۸: منکہ محمد صدیق میر ولد محمد عبدالعزیز صاحب میر قوم میر کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال بیعت ۱۹۲۲ء ساکن لاہور ۱۲ مزنگ روڈ ڈاکخانہ خاص بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹-۱۲-۵۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار ملازمت پر ہے۔ ۱۱۷ روپیہ معہ گرانی الاؤنس ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: محمد صدیق میر موصی۔ گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد: محمود احمد پریذیڈنٹ مزنگ

وصیت نمبر ۱۳۷۵۵: منکہ غلام احمد ولد چوہدری شاہ محمد صاحب قوم جٹ چھار پیشہ کاشتکاری عمر ۶۵ سال پیدائشی احمدی ساکن منگو کے ڈاکخانہ چونڈہ کے جٹاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰-۵-۵۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زمین پندرہ ایکڑ بارانی و چاہی ایک ہزار روپیہ کی زمین مالیت، ایک مکان پختہ و خام قیمتی دو ہزار روپیہ۔ اس ساری جائداد کی قیمت نو ہزار روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں نیز میرے مرنے پر جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: غلام احمد موصی نمبردار بقلم خود۔ گواہ شد: نصیر احمد برادر حقیقی موصی۔ گواہ شد: علی محمد موصی صحابی گکھا نوالی۔ گواہ شد: کاتب شاہ محمد موصی

وصیت نمبر ۱۳۱۶۳: منکہ غوث بی بی زوجہ ارشد علی صاحب قوم راجپوت منہاس عمر ۴۲ سال بیعت ۱۹۳۵ء ساکن ڈوگری گھمناں ڈاکخانہ جوڑیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱-۹-۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حق مہر یکصد روپیہ ہے میں اس کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں میرے مرنے پر جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ: غوث بی بی موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد: ارشد علی خاوند موصیہ۔ گواہ شد: علی محمد موصی گکھا نوالی

وصیت نمبر ۱۳۷۷۱: منکہ سردار اختر زوجہ عبدالحمید صاحب قوم شیخ عمر ۲۳ سال بیعت ۱۹۵۰ء ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵-۱۲-۵۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک جوڑی طلائی کانٹے وزنی سوا تولہ قیمتی ۱۱۰ روپیہ، ایک جوڑی کلپ طلائی وزنی یکتولہ قیمتی ۹۰ روپیہ۔ ایک جوڑی انگوٹھی طلائی وزنی ۶ ماشہ قیمتی ۸۰ روپیہ۔ حق مہر ۳۰۰۔ اس کے علاوہ ۱۰ روپے ماہوار خاوند کی طرف سے جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اپنی جائداد اور آمد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ: سردار اختر موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: عبدالحمید خاوند موصیہ۔ گواہ شد: محمد الدین پٹواری ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

وصیت نمبر ۱۳۶۲۳: منکہ فضل احمد ولد امام الدین صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ کاشتکاری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ادرا ڈاکخانہ صدر چھاؤنی سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷-۲-۵۳ میری جائداد کوئی نہیں۔ میں کاشتکاری کرتا ہوں۔ میری آمدنی سال بھر کی ۱۲ من پختہ گندم ہوتی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ العبد: فضل احمد موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: محمد مالک برادر حقیقی موصی۔ گواہ شد: علی محمد صحابی موصی گکھا نوالی

وصیت نمبر ۱۳۶۲۵: منکہ عمر حیات ولد محمد عبداللہ صاحب قوم احمدی پیشہ زراعت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۵۸ ڈاکخانہ کمالیہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳-۹-۵۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد موجودہ اراضی چاہی ایک گھماؤں چار کنال ہے۔ نیز میری سالانہ آمد یکصد روپیہ ہے۔ جو میں حصہ پر زمین کاشت کر کے کماتا ہوں۔ میں اپنی جائداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: عمر حیات موصی بقلم خود۔ گواہ شد: یوسف نمبردار چک ۵۸۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۳۷۸۰: منکہ شاہ محمد ولد سر مبز صاحب قوم جٹ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن دیہہ چھ ڈاکخانہ ٹنڈو غلام علی ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷-۱-۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد منقولہ ایک عدد بھینس دو عدد بیل قیمتی ۸۰۰ روپے۔ اس کے علاوہ آمد سالانہ فی ہیسارہ کاشتکاری مبلغ ۵۰۰ پانچصد روپیہ ہے۔ میں اس جائداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: شاہ محمد موصی بقلم خود۔ گواہ شد: نور احمد بقلم خود۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۳۷۷۹: منکہ حمیدہ بیگم زوجہ غلام سرور صاحب قوم جٹ بھوہ عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن رحیم یار خان ڈاکخانہ خاص ریاست بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷-۱-۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے۔ اس میں سے ۲ تولے ۹ ماشے کڑے طلائی قیمتی ۳۰۰ روپے وصول کر لئے ہیں۔ باقی ۷۰۰ روپے بذمہ خاوند ہے۔ اس کے علاوہ کانٹے اور انگوٹھی طلائی سوا تولہ کل ۱۱۲۵ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ: حمیدہ بیگم موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد: غلام سرور خاوند موصیہ۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۳۷۷۸: منکہ غلام سرور ولد میاں اللہ رکھا صاحب قوم قریشی پیشہ دوکانداری عمر ۳۳ سال بیعت اپریل ۱۹۴۷ء ساکن رحیم یار خان ریاست بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶-۱-۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد مکان پختہ و خام واقعہ محلہ شیخاں رحیم یار خان، ایک مکان رہائشی خانپور میں ہے۔ جس میں ہم دونوں بھائی شریک ہیں۔ ایک بھائی غیر احمدی ہے۔ جس کا عارضی طور پر قبضہ نہیں ہو سکا۔ دونوں مکانوں کی قیمت ۵۰۰۰ روپے ہے۔ جس کے نصف حصہ ۲۵۰۰ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ ۸۰ روپیہ بذریعہ دوکانداری ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں میرے مرنے پر جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: غلام سرور موصی بقلم خود۔ گواہ شد: نور احمد بقلم خود۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۳۷۷۷: منکہ ممتاز احمد ولد اللہ بخش صاحب پیشہ دکانداری عمر ۲۲ سال ساکن رحیم یار خان ریاست بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۲۶-۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد نقد ایک ہزار روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ ۸۰ روپیہ ماہوار بذریعہ دکانداری ہے میں اپنی جائداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: ممتاز احمد موصی بقلم خود۔ گواہ شد: نور احمد بقلم خود۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

میاں ممتاز دولتانہ کے ۶ مارچ کے بیان سے عوام کی تسلی مقصود تھی

تحقیقاتی عدالت میں میاں ممتاز دولتانہ کے وکیل مسٹر یعقوب علی خان کی بحث

لاہور ۱۹ فروری۔ فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ میاں ممتاز محمد خان دولتانہ کے وکیل مسٹر یعقوب علیخان نے کل اپنے دلائل پیش کرتے ہوئے کہا کہ مرکزی حکومت نرم تر ایجی ٹیشن کے سامنے جھک گئی تھی۔

مسٹر دولتانہ کے وکیل مسٹر یعقوب علی خان نے عدالت کے سامنے کہا کہ ۶ مارچ والے بیان سے متعلق عدالت کو میری بحث میں کچھ توضیح کی ضرورت ہے انہوں نے بیان کا پس منظر پیش کرتے ہوئے کہا کہ پورا صوبہ مطالبات کی حمایت میں کھڑا ہو گیا تھا۔ اور یہ معاملہ فسادیوں اور غنڈوں کو دبانے کا نہ تھا۔ بلکہ حکومت کو پورے صوبہ کے عوام سے نپٹنا تھا۔

انہوں نے کہا کہ ۵ مارچ کی صبح کو گورنمنٹ ہاؤس کے جلسہ سے قبل حکومت نے فوج کی امداد سے پولیس کے ذریعہ مستحکم اقدام کی آزمائش کی تھی اس کے باوجود آئی جی اور ایس ایس پی نے کابینہ کو بتایا کہ طاقت کے استعمال سے ممکن ہے کوئی فائدہ نہ ہو اسلئے عوام کی تسلی کرنی چاہیئے۔ اور اس مقصد کے لئے الگ بیان جاری کرنا چاہیئے۔

وکیل موصوف نے یہ بھی کہا کہ ۶ کی صبح کو آئی جی نے دوسرے اعلیٰ افسروں کے مشورے سے اپنے طور پر فیصلہ کیا کہ اس روز جمعہ ہونے کی وجہ سے پولیس کو بھاری فائرنگ نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ لوگ مساجد میں جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لئے جمع ہو رہے تھے۔

انہوں نے بیان کیا کہ تمام لازمی سروسوں نے کام بند کر دیا تھا اور پانی اور بجلی کی بہم رسانی کا سلسلہ منقطع ہو گیا تھا۔ اس وقت تک پولیس نے ۳۰۳ اور ۵۵ بور کے رائفل سے پانچ سو پچاس راؤنڈ چلائے تھے۔ اور برین گن سے فائر گئے تھے۔ جن کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا تھا۔ وکیل موصوف نے وضاحت کی کہ فائرنگ میں کمی سے مراد صرف کرفیو آرڈر کی ٹیکنیکل خلاف ورزیوں کے معاملات میں فائرنگ کی کمی ہے۔

انہوں نے پولیس فورسس کے پست ہمت اور تھک جانے کے متعلق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس کی شہادت کا حوالہ دیا۔ لیکن انہوں نے کہا کہ آئی جی، اور ہوم سیکرٹری کے بیان کے مطابق پولیس فورسس پست ہمت نہیں ہوئی تھی۔

انہوں نے کہا کہ ہوم سیکرٹری اور آئی جی نے یہ بھی کہا ہے کہ پولیس نے ۷۲ گھنٹے مسلسل آرام کئے بغیر ڈیوٹی دی۔ وہ اس بنا پر کہ ۶ مارچ کو جمعہ تھا یہ خیال کیا گیا تھا کہ پولیس کثرت سے فائر نہ کرے جس سے ممکن ہے کہ لوگ دیوانہ وار مشتعل ہو جائیں۔

وکیل موصوف نے عدالت پر اس سے متعلق نتیجہ اخذ کرنا چھوڑ دیا۔

وکیل موصوف نے کہا کہ وزیر اعلیٰ نے پاکستان کے وزیر داخلہ مسٹر گورمانی سے نماز جمعہ سے قبل لاہور آنے اور ان حالات میں حکومت پنجاب کو صورت حال سے نپٹنے کے لئے مشورہ دینے کو کہا تھا۔ لیکن وزیر داخلہ نے اجلاس میں اپنی شرکت کے پیش نظر معذوری کا اظہار کر دیا تھا۔

وکیل موصوف نے کہا کہ اسی روز صبح کو مرکزی حکومت کی طرف سے مارشل لاء کے عجلت سے نفاذ کے خلاف ہدایات موصول ہوئی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ ان حالات کے تحت تھا کہ پنجاب کی کابینہ نے جس کے اجلاس میں سب وزراء شریک تھے ۶ مارچ کا بیان جاری کیا تھا۔

اس سلسلہ میں انہوں نے عدالت کو توجہ دلائی کہ مرکزی حکومت اس سے بھی نرم ایجی ٹیشن کے سامنے جھک گئی تھی۔ اور زبان کے مسئلہ سے متعلق فسادات اور کراچی میں طلباء کی ایجی ٹیشن کا حوالہ دیا۔

جماعت اسلامی کے وکیل نے کہا کہ ماسٹر تاج الدین کے بیان کے مطابق یہ بات صاف ہے کہ نام نہاد مجلس عمل کے صرف چار یا پانچ ارکین کراچی میں جمع ہوئے تھے اور پھر دوسرا اشخاص کو شریک رکن بنایا جو غیر آئینی تھا۔

انہوں نے کہا کہ مولانا ابوالحسنات کی گواہی سے ایک اور نمایاں بات یہ واضح ہوئی ہے۔ کہ جہاں تک راست اقدام کے فیصلے کا تعلق ہے۔ علماء کے سنجیدہ عنصر مثلاً مرحوم سید سلیمان ندوی۔ مفتی محمد شفیع، مولانا احتشام الحق اور مولانا اظہر علی صف اول میں نہیں تھے۔

چوہدری نذیر احمد نے عدالت کی توجہ اس امر کی جانب مبذول کرائی کہ مجلس عمل نے جو ایک ایسی تنظیم تھی۔ جو مطالبات کی منظوری کے لئے حکومت کے خلاف جدوجہد کر رہی تھی۔ اپنی کارروائیوں کی روئیداد نہیں رکھی۔ اور اس مرحلے پر ہر شخص اپنے حافظہ پر تکیہ کر رہا تھا۔ جس کا بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔

جماعت اسلامی کے وکیل نے کہا کہ جماعت اسلامی کا کوئی رکن کبھی کسی وفد کے ساتھ نہیں گیا نہ اس نے مجلس عمل کے کسی جلسے میں تقریر کی۔ انہوں نے کہا کہ مولانا مودودی نے مجلس کی تشکیل کا اس لئے مشورہ دیا تھا کہ مطالبات کو منوانے کے لئے کئے جانے والے فیصلوں کے مضمرات اور ان کے موافق و ناموافق پہلوؤں پر ذمہ دار رہنما سنجیدگی کے ساتھ غور کر سکیں۔

انہوں نے اس بات کی جانب اشارہ کیا کہ جماعت اسلامی ہی نے مجلس عمل کا کارڈ اور گورنمنٹ ہاؤس کے ۵ مارچ ۱۹۵۳ء کے جلسے میں مولانا مودودی کے تیار کئے ہوئے

(باقی صٹ پر)

مجلس عمل نے جو حکومت کے خلاف جدوجہد کر رہی تھی اپنی کارروائیوں کا کوئی ریکارڈ نہیں رکھا تھا

تحقیقاتی عدالت میں جماعت اسلامی کے وکیل مسٹر نذیر احمد کی بحث

لاہور ۱۷ فروری۔ جماعت اسلامی کے وکیل چوہدری نذیر احمد خاں نے آج فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں کہا کہ لوگ صرف انفرادی حیثیت سے کام کر رہے تھے نہ کہ آئینی یا غیر آئینی طور پر قائم کی جانے والی مجلس عمل کی جانب سے۔

انہوں نے کہا کہ جن لوگوں نے اپنے آپ کو اس طرح کی کارروائی سے وابستہ نہیں کیا تھا۔ انہیں مارچ ۱۹۵۳ء کے واقعات کی رفتار تیز کر دینے کا ذمہ دار قرار نہیں دیا جا سکتا۔ جس کا منتہیٰ لاہور میں مارشل لاء کے نفاذ کی شکل میں ظاہر ہوا تھا۔

چوہدری نذیر احمد خاں کے بعد مولانا مرتضیٰ احمد خاں میکش نے مجلس عمل کی جانب سے چیف جسٹس مسٹر محمد منیر اور مسٹر جسٹس ایم آر کیانی کے سامنے مقدمہ پیش کیا۔ آج عدالت کا اجلاس برخاست ہونے تک ان کے دلائل مکمل نہیں ہوئے تھے۔ چوہدری نذیر احمد خاں نے گواہی کو ریکارڈ میں شامل کرنے کے لئے پیش کرتے ہوئے۔ عدالت کو بتلایا کہ مجلس عمل اور وزیر اعظم سے ملاقات کرنے والے بعض وفود کی تشکیل اور مجلس عمل کی کارروائی کے متعلق فاضل علماء اور سید مظفر علی شمسی سکرٹری مجلس عمل کے نظریات میں اختلاف تھا۔

جماعت اسلامی کے وکیل نے کہا کہ گواہی کے اتنے اختلافات اور ریکارڈ کی عدم موجودگی کی وجہ سے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ مولانا مودودی یا جماعت اسلامی کا کوئی نمائندہ راست اقدام کے فیصلے سے وابستہ تھا۔

بلوچستان میں کسانوں کو تقاوی قرضے ملینگے

بمبئی ۲۰ فروری۔ اس بوئی جانے والی فصل میں گیہوں کے بیج خریدنے کے لئے حکومت ایک لاکھ روپے کے تقاوی قرضے کسانوں کو دیگی۔ اس سال بلوچستان میں موسلا دھار بارش نے نخشکابہ زمین کے وسیع رقبے کو زیر کاشت لانے میں مشکل پیدا کر دی ہے۔ منصوبہ کولمبو کے تحت عنقریب ۲۵ ٹریکٹر آسٹریلیا سے بلوچستان آئیں گے۔ آسٹریلیا نے کل ۲۰۰ ٹریکٹر پاکستان کو دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

کراچی ۲۰ فروری۔ سندھ پولیس کے کھیلوں کا ہفتہ آج سے حیدرآباد میں شروع ہوگا۔ یہ کھیل ۲۸ فروری ۱۹۵۴ء کو ختم ہوں گے۔ انسپکٹر جنرل پولیس سندھ ۲۰ فروری کو ۳ بجے ملٹری ہسپتال صدر کے سامنے میدان میں انٹر ڈسٹرکٹ کھیلوں کے مقابلے کا افتتاح کریں گے۔ کھیلوں میں ہاکی کے مقابلے رسہ کشی۔ دوڑ جسمانی تربیت کے مظاہرے اور نشانہ بازی شامل ہیں۔ کھیلوں کے آخری مقابلے ۲۸ فروری کو ۲ بجے پیر الٰہی بخش باغ میں ہوں گے۔ جن کے بعد ہز ایکسی لینسی گورنر سندھ انعامات تقسیم کریں گے

وزیر اعظم پاکستان سے سندھ کے وزیر اعلیٰ کی طویل ملاقات

کراچی ۲۰ فروری۔ آج صبح سندھ کے وزیر اعلیٰ پیرزادہ عبدالستار نے وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی سے طویل ملاقات کی خیال ہے کہ سندھ تازہ صورت حال پر بحث ہوتی ہوگی۔

سرحد میں سابق فوجیوں کو ملازم رکھا گیا

پشاور ۲۰ فروری۔ حکومت سرحد کے محکمہ ترقیات کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ دسمبر ۱۹۵۳ء و جنوری ۱۹۵۴ء میں ۳۳ سابق فوجیوں کو صوبائی حکومت نے مختلف محکموں میں دوبارہ ملازم رکھ لیا ہے۔

برما کے وزیر خارجہ کراچی آئینگے

کراچی ۲۰ فروری۔ برما کے وزیر خارجہ ۲۱ فروری کو غیر رسمی طور پر یہاں تین روزہ خیر سگالی کے دورہ پر تشریف لا رہے ہیں۔ آپ پاکستان کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ سے ملاقات کریں گے اور ۲۴ فروری کو لندن روانہ ہو جائیں گے۔

دوسرے سیاروں تک پہنچنے کی روسی کوشش

ماسکو ۲۰ فروری۔ روسی سائنسدان فضائے بسیط پار کرکے دوسرے سیاروں تک پہنچنے کی کوشش کر رہے ہیں اور لوگوں کو اس پر آمادہ کرنے کے لئے انہوں نے کچھ کمیٹیاں مقرر کر دی ہیں

چوہدری خلیق الزمان ڈھاکہ روانہ ہوگئے

کراچی ۲۰ فروری۔ آج صبح مشرقی بنگال کے گورنر چوہدری خلیق الزمان بذریعہ طیارہ ڈھاکہ روانہ ہوگئے۔ آپ کے ہمراہ وزیر مملکت برائے خوراک و زراعت مسٹر غیاث الدین پٹھان بھی گئے ہیں

تحقیقاتی عدالت کی کارروائی سے علماء اور وزراء کی کمزوری ظاہر ہو گئی ہے

مولانا مودودی اور جماعت اسلامی ڈائرکٹ ایکشن کے حق میں تھے۔ انہوں نے کبھی بھی علیحدگی کا اعلان نہیں کیا

ڈائرکٹ ایکشن کا فیصلہ مولانا مودودی کی موجودگی میں کیا گیا تھا!!

مجلس عمل کے وکیل مرتضیٰ احمد خاں میکش کی بحث!

لاہور ۲۰ فروری۔ مولانا مرتضیٰ احمد خاں میکش نے مجلس عمل کی جانب سے عدالت کو مخاطب کرتے ہوئے اپنے دلائل میں تحقیقاتی عدالت کی تشکیل کا خیر مقدم کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس کی کارروائی سے علماء اور وزراء کی کمزوری ظاہر ہو گئی ہے

انہوں نے کہا کہ تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ کا ملک کے مستقبل پر دور رس اور اہم اثر پڑیگا۔

انہوں نے اپنے دلائل کے شروع ہی میں کہا کہ جیسا کہ مجلس عمل کے تحریری بیان میں کہا گیا ہے وہ پنجاب کی نو پارٹیوں میں مشتمل تھی۔

مولانا میکش نے کہا کہ کنونشن نے ان نو پارٹیوں میں سے ہر پارٹی کے دو دو نمائندے نامزد کئے تھے اور انہیں نے تین اور افراد کو شریک رکن بنا لیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ کہنا غلط ہے کہ ان نو پارٹیوں میں کوئی افتراق تھا۔ اور ان میں ہر ایک تحریک راست اقدام کے لئے حتی المقدور کوشش کرنے کے لئے تیار تھی۔

انہوں نے کہا کہ مولانا مودودی اگر راست اقدام کے تصور کے خلاف تھے تو ان کو اختیار تھا کہ وہ مجلس عمل سے کنارہ کشی کا واضح طور پر اعلان کر دیتے لیکن مولانا یا جماعت اسلامی نے کبھی ایسا نہیں کیا

مولانا میکش نے عدالت کی توجہ اس امر کی جانب مبذول کرائی کہ سید مظفر علی شمسی نے ایک جلسہ عام میں ایک پیغام پڑھ کر سنایا تھا۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا تھا۔ کہ مولانا مودودی اپنے پیر میں شدید درد کی وجہ سے جلسے میں شرکت نہیں کر سکتے لیکن ان کی ہمدردیاں اور حمایت مطالبات کے ساتھ ہیں۔

انہوں نے کہا کہ ہنگامی حالات ایسے تھے کہ مجلس عمل کی کوئی باقاعدہ روئیداد نہیں تیار کی جا سکی۔ اور جب تمام پارٹیاں متفق معلوم ہوتی تھیں تو اس کی کوئی ضرورت نہیں نظر آتی تھی۔ انہوں نے کہا کہ کانگرس اور مسلم لیگ کی تحریکوں کے متعلق بھی میرا یہی تجربہ ہے کہ یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں تھی۔

مولانا میکش نے کہا کہ گورنمنٹ ہاؤس کے ۵ مارچ کے جلسے کا کوئی ریکارڈ نہیں رکھا جا سکا کیونکہ ایک ایسی تنظیم سے جو اس سے کم منظم تھی یہ توقع کرنا کہ وہ اپنی روئیداد رکھے انصاف پر مبنی نہیں ہے۔

انہوں نے کہا کہ مجلس عمل کی تشکیل مولانا مودودی ہی کی تجویز پر کی گئی تھی۔ اور ان کی موجودگی ہی میں راست اقدام کا فیصلہ کیا گیا تھا۔

مولانا میکش اپنے دلائل کل جاری رکھیں گے۔

(بقیہ صفحہ ۱ (۲))

جماعت اسلامی کے وکیل کی بحث

مسودے کو پیش کرنے پر اصرار کیا ہے۔ اس سے ثابت ہو جاتا کہ ان معاملات کو نزاع کے دائرے سے باہر رکھنے کی جماعت اسلامی کو کتنی فکر تھی۔ لیکن افسوس کہ وہ نہیں مل سکے۔

انہوں نے کہا کہ ۳ مارچ کو پانچ مدیروں کی ایک اپیل میں جن میں مجلس شوریٰ کے ایک رکن ملک نصر اللہ خاں عزیز بھی شامل تھے۔ عوام سے اپیل کی گئی کہ وہ تحریک کو پر وقار انداز میں چلائیں۔ جو ان کے مطالبات کے شایان شان ہو۔ انہوں نے تحریک کے نام پر غنڈہ گردی اور شرارت انگیزی کی بھی مذمت کی تھی۔

انہوں نے کہا کہ فضا میں جب اتنا انتشار تھا کہ وزراء بھی اپنے گھروں سے نکلتے ہوئے ڈرتے تھے۔ جماعت اسلامی کے ترجمان روزنامے میں عقیدے کی اتنی پختگی تھی کہ وہ تحریک کو چلانے کے طریقے کی مذمت کرے۔

جماعت اسلامی کے وکیل نے کہا کہ اس سیاق و سباق میں جب اس مذمت سے بھی عوام میں اشتعال پیدا ہو گیا تھا۔ اسے قابل تعریف کہنا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ بعض لوگوں نے مولانا مودودی کے خلاف بھی مظاہرے شروع کر دیا۔ لیکن مولانا مودودی اور ان کی جماعت نے عوام کو یہ مشورہ دینے کے لئے ان حالات میں ہر امکانی کوشش کی تھی کہ وہ تحریک کو غلط نہج پر نہ چلائیں ـــــ چوہدری نذیر احمد خاں نے کہا کہ اگرچہ حکومت پنجاب کے ذمہ دار مولانا مودودی یا جماعت اسلامی کو تحریک کا اہم جزو نہیں سمجھتے تھے۔ کیونکہ انہوں نے عمائدین شہر سے امن قائم رکھنے کی اپیل کرنے کے لئے ان کا ایک جلسہ کیا تو اس میں انہوں نے ان (جماعت اسلامی کے کارکنوں) کو نظر انداز کر دیا۔

۵ مارچ کو گورنمنٹ ہاؤس کے جلسے میں مولانا مودودی کے تیار کئے ہوئے مسودے کا ذکر کرتے ہوئے جماعت اسلامی کے وکیل نے کہا کہ اس کا بھی ضرور اثر رہا ہوگا۔ کہ گورنر پنجاب کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اسے غور و خوض کے لئے وزیر اعظم کے پاس بھیج دیا جائے۔

انہوں نے کہا کہ عدالت میں جو گواہی دی گئی ہے وہ ایسی ہے کہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۵ مارچ کو گورنمنٹ ہاؤس کے جلسے میں شرکت کرنے والے لوگوں میں اتنا ہیجان تھا۔ کہ انہیں مولانا مودودی کی تقریر کے ۱۰ یا ۵ الفاظ تک یاد نہیں رہ سکے۔ انہوں نے کہا تقریر میں مولانا مودودی کی جانب سے "سول وار" کے الفاظ استعمال کرنے کا کوئی سوال نہیں تھا۔ کیونکہ وہ اس نہج پر اگر مسودہ رکھتے۔ تو اس سے گورنر اور وزیر اعلےٰ کوئی دلچسپی پیدا نہیں ہو سکتی تھی۔

پاکستان اور ترکی نے امن عالم اور باہمی استحکام کے لئے گہرے دوستانہ تعاون کا اعلان کر دیا

دونوں ملکوں کا یہ اعلان عالم اسلام کے استحکام کی جانب ایک زبردست اقدام ہے۔ (وزیر اعظم محمد علی)

کراچی ۱۹ فروری۔ پاکستان اور ترکی نے سیاسی معاشی اور ثقافتی دائروں میں ایک دوسرے سے گہرے تعاون کا فیصلہ کیا ہے، چنانچہ آج انقرہ اور کراچی سے بیک وقت اعلان کیا گیا۔ کہ ۲۶ جولائی سنہ ۱۹۵۱ء کو دونوں ممالک کے درمیان دوستی کا جو معاہدہ ہوا تھا۔ اس کے تحت دونوں اپنے مفاد اور دوسرے امن پسند ممالک کے مفاد کی خاطر سیاسی۔ معاشی و ثقافتی میدان میں ترکی و پاکستان کے گہرے دوستانہ تعاون کے حصول کی کوشش کریں گے۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے کہا ہے۔ کہ مسلم دنیا کی بہبودی اور امن عالم کی ترقی کی خاطر پاکستان نے یہ اقدام کیا ہے اور یہ کوئی جارحانہ منصوبہ نہیں ہے۔ حکومت پاکستان کے کیبنٹ سیکرٹریٹ نے آج اعلان کیا۔ کہ پاکستان اور ترکی کے درمیان جو معاہدہ دوستی ہو چکا ہے۔ اس کے اصل مقصد کے پیش نظر دونوں حکومتوں کے درمیان یہ بات طے پائی ہے۔ کہ وہ سیاسی معاشی و ثقافتی دائرہ میں ایک دوسرے کا گہرا دوستانہ تعاون حاصل کرنے کے طریقوں کا جائزہ لیں گے۔ اور اپنے مفاد کی خاطر ایسا کریں گے۔ یہ اعلان آج شب پاکستانی وقت کے مطابق ۹½ بجے کیا گیا۔ وزیر اعظم محمد علی نے یہ اعلان کرتے ہوئے اپنے بیان میں کہا۔ "مجھے یہ اعلان کرتے ہوئے مسرت ہے۔ کہ پاکستان و ترکی کی حکومتوں نے متفقہ طور پر مذکورہ بالا کمیونکے انقرہ اور کراچی سے آج بیک وقت جاری کیا ہے۔ اس طرح مسلم دنیا کے استحکام کے سلسلے میں ایک اہم جامع و اہم قدم اٹھایا گیا ہے ترکی و پاکستان نے سیاسی معاشی و ثقافتی دائرہ میں گہرے دوستانہ تعاون کے قیام کی ضرورت پر متفق ہو کر اس علاقہ کے تمام ممالک کے مفاد کی خاطر ایک اہم قدم اٹھایا ہے۔ لیکن کمیونکے میں صرف اس واضح ضرورت ہی کو تسلیم نہیں کیا گیا۔ بلکہ اس میں کہا گیا ہے۔ کہ ترکی و پاکستان کے درمیان نہ صرف اہم تعاون کے حصول کے طریقوں کا جائزہ لیا جائیگا۔ بلکہ امن کے امکانات کو مستحکم کرنے اور عام امن پسند ممالک کے مفاد کے تحفظ کی بھی کوشش کی جائیگی۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ ان مقاصد کے حصول کے مؤثر طریقے اختیار کئے جائیں گے۔ ان مقاصد کے حصول کے لئے تجاویز پر گہرا غور و خوض شروع کر دیا گیا ہے۔ پاکستان و ترکی کے درمیان ۲۶ جولائی سنہ ۱۹۵۱ء کو ایک دوستی کے معاہدے پر دستخط ہوئے تھے یہ معاہدہ اسی خواہش کے تحت کیا گیا تھا۔ کہ دوستی و برادری کے رشتوں کو مضبوط و مستحکم کیا جائے گا۔ جو بین الاقوامی مفاد کی خاطر دونوں ممالک کے درمیان قائم ہے۔ معاہدہ میں کہا گیا تھا۔ کہ ان دونوں ممالک کے درمیان جنہوں نے اپنے عوام میں قریبی تعلقات برقرار رکھنے اور انہیں مستحکم بنانے کا فیصلہ کیا تھا۔ مستحکم امن

کرنافلی میں کاغذ کا کارخانہ ۳۰ ہزار ٹن کاغذ سالانہ تیار کرنے لگے گا!

کراچی ۲۰ فروری۔ کرنافلی کا کاغذ کا مل اس سال کے آخر تک پورے طور پر کاغذ کی تیاری شروع کر دیگا پاکستان کی صنعتی ترقی کی مالی کارپوریشن کے جنرل منیجر مسٹر اعجاز نے کہا کہ کاغذ کی پیداوار میں آہستہ آہستہ اضافہ کیا جا رہا ہے اور اس سال کے آخر تک مل پاکستان کی ضروریات پوری کرنے لگے گا۔ اور عمدہ قسم کا کاغذ برآمد بھی کیا جا سکے گا۔ نومبر سے ۹ فروری تک مل نے ۲۰۰ سو ٹن کاغذ تیار کیا۔ اب تک صرف دو مشینیں کام کر رہی ہیں۔ جو ۴۰ ٹن کاغذ روزانہ تیار کرتی ہیں۔ اپریل یا مئی میں ایک مشین جو ۴۰ ٹن کاغذ روزانہ تیار کرے گی کام شروع کر دے گی۔ پورے طور پر جب مل کام کرے گا۔ تو ۳۰ ہزار ٹن کاغذ سالانہ تیار ہونے لگے گا۔ اس مل کے تیار کردہ کاغذ کی مغربی پاکستان میں مساویانہ تقسیم کے لئے اقدام کئے جا رہے ہیں۔

---

۴ اور دوستانہ تعلقات قائم رہیں گے۔ موجودہ فیصلہ اس خواہش کو یکقدم آگے لے جاتا ہے۔ اور اس کا مقصد اس معاہدے کے اصل مقصد کو زیادہ سے زیادہ عملی شکل دینا ہے۔ پاکستان اور ترکی کے عوام کو جو تاریخی کرتے ہیں۔ وہ اس طرح اور مضبوط ہو جائیں گے۔ پاکستان کی پالیسی کا بنیادی اصول یہ رہا ہے کہ امن عالم کی ترقی اور انسانی بہبودی کے لئے ہر جگہ کوشش کی جائے۔ اور اس وسیع مقصد کے پیش نظر پاکستان امن و استحکام کے لئے مسلسل کوشاں رہا۔ اور مسلم دنیا کی خوشحالی میں اضافے کی کوشش کرتا رہا۔ فلسطین۔ لیبیا۔ ٹیونس مراکش کے متعلق ہم نے جس پر زور طریقے سے وکالت کی اور ان کی بہبودی کے لئے ہم نے جو خدمات انجام دی ہیں۔ ان کو ساری دنیا میں سراہا گیا ہے۔ ہم نہر سویز اور ایرانی تیل کے تنازعات کا ایک ایسا منصفانہ حل تلاش کرنے کی بھی کوشش کرتے رہے ہیں۔ جو متعلقہ فریقوں کے لئے قابل قبول ہو۔ ان تنازعات کے حل کے لئے ہم مختلف پارٹیوں کے درمیان کوشش کرتے رہے ہیں۔ مسئلہ سوڈان کے حل کے سلسلہ میں اتنا کہنا کافی ہے کہ پاکستان سوڈان کمیشن کا صدر ہے۔ کمیشن سوڈان کو برطانوی غلامی سے نجات دلانے کے لئے قائم ہوا ہے۔ اس علاقے کے عوام کی بہبودی کی خاطر کام کرنے کی پالیسی کے مطابق اور عالمی امن کے مفاد کو ترقی دینے کی خاطر ترکی و پاکستان میں گہرا تعاون پیدا کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ مجھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ اس فیصلہ کا کوئی جارحانہ مقصد یا ارادہ نہیں ہے۔ یہ تعاون کسی ملک کے خلاف